ادارہ

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے

پاکستان کے ۶۰۰ قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوگئے:

کراچی (خصوصی رپورٹ) پاکستان سے تعلق رکھنے والے ۶۰۰ سے زائد قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں اور وہ وہاں مختلف عہدوں پر رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان نے بتایا کہ مختلف مذاہب، ممالک اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد فوج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں کئی لوگ مختلف حملوں میں ہلاک بھی ہوگئے۔

مقامی اخبار کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹومی نے اپنی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' میں انکشاف کیا ہے کہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ۶۰۰ افراد اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ''لندن پوسٹ'' میں یکم اکتوبر کو ایک رپورٹ میں یہودی محقق کی مذکورہ کتاب کے حوالے شائع کیے گئے ہیں۔ مذکورہ یہودی محقق نے انکشاف کیا کہ پاکستان، بھارت، کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ ایوارڈ یافتہ صحافی اور تجزیہ نگار ڈاکٹر شاہد قریشی نے بھی یہ انکشاف کیا ہے کہ ۱۹۹۵ء میں جب کراچی آگ اور خون میں ڈوبا ہوا تھا، اس وقت مانچسٹر کے ایک قادیانی ریسٹورنٹ میں اہم عہدے پر فائز قادیانی لیڈر نے انھیں ملاقات کے لیے بلایا تھا اور آگے پہنچانے کے لیے یہ پیغام دیا تھا کہ اگر کراچی میں امن چاہیے تو پاکستان میں قادیانیوں کو امان ملنی چاہیے۔ ڈاکٹر شاہد قریشی نے ''لندن پوسٹ'' میں اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ گزشتہ ایک عشرے سے پاکستان میں چاہے جس کی بھی حکومت ہو، قادیانیوں کا کوئی نہ کوئی غیر منتخب نمائندہ، طاقت اور نمایاں اختیارات کے ساتھ حکومت میں شامل رہا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئین پاکستان کی اس ترمیم کو ختم کردے جو پاکستان پیپلز پارٹی ہی کے بانی قائد ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر کی تھی۔ ایک مضمون میں یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹونی کی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں ڈاکٹر ٹونی نے قادیانی جماعت کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ پاکستانی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے مگر اسے سیاسی تعصب کا سامنا ہے۔ اسرائیلی فورسز میں پاکستان سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کے ۶۰۰ افراد مختلف خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ادھر جب اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان سے رابطہ کیا گیا

تو ان کا کہنا تھا کہ اسرائیل ڈیفنس فورسز میں دنیا بھر سے کئی مذاہب اور مختلف معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے رضا کار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں کام کرنے والا ہر رکن رضا کارانہ خدمات پیش کرتا ہے۔ ترجمان انبال نوئے کے مطابق عرب عیسائی، فلسطینی اور اسرائیلی مسلمان اور دنیا کے دیگر خطوں کے مختلف معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اسرائیلی ڈیفنس فورسز کا حصہ ہیں۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کی ویب سائٹ پر دنیا کے کسی بھی باشندے کو بلا تخصیص نسل، مذہب، زبان اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں شامل کئی مسلمان، مختلف جنگوں میں ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ ان مسلم خاندانوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اسرائیل کے فوجی سربراہ نے بذاتِ خود ان خاندانوں سے ملاقات کی۔ حالانکہ معمول کے مطابق ایسا نہیں کیا جاتا۔ واضح رہے کہ اسرائیل میں ہر بالغ مرد و عورت پر فوجی خدمات مقررہ مدت تک انجام دینا لازمی ہے، مگر مسلم شہریوں کو اس سے استثنٰی دیا گیا ہے۔ مزید تحقیق کی گئی تو حیرت انگیز انکشاف یہ ہوا کہ چند عشرے قبل تک کی قادیانی کتابوں میں کھلے عام اسرائیل میں موجود قادیانی مشن، ان کی تفصیلات اور یہودیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا ذکر موجود ہے مگر اب ایسا نہیں۔ قادیانی کسی بھی ایسی بات کو چھپاتے ہیں جو اسرائیل کے ساتھ ان کے تعلقات کو آشکار کرے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑپوتے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب ''ہمارے غیر ملکی سفارت خانے'' میں لکھا ہے۔ اسرائیل میں قادیانی سفارتی مرکز حیفہ کے ماؤنٹ کارمل پر واقع ہے۔ یہاں ہماری ایک لائبریری، ایک عبادت گاہ، سفارت خانہ، ایک ڈپو اور ایک سکول بھی ہے۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' ملتان، ۵؍اکتوبر ۲۰۰۸ء)

پاکستانی قادیانیوں کی اسرائیلی فوج میں بھرتی:

ایک برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق پاکستان سے تعلق رکھنے والے قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ اور وہاں مختلف عہدوں پر رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مختلف مذاہب، ممالک اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد اسرائیلی فوج میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ''لندن پوسٹ'' میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان، بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ رپورٹ میں یہ امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت آئینِ پاکستان کی اس ترمیم کو بھی ختم کر سکتی ہے جو اس پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دلانے کے لیے منظور کرائی تھی۔

اگر اس رپورٹ کے مندرجات درست ہیں تو یہ انتہائی تشویشناک صورت حال ہے جس کی حکومت کو اعلیٰ سطح پر

تحقیقات کرانی چاہیے۔ پاکستان کی سالمیت کے خلاف اسرائیل کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں جو ہماری ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرنے کے لیے صرف اعلانات کرنے تک ہی محدود نہیں رہا، اس کی منصوبہ بندی بھی کر چکا ہے، جس پر عمل درآمد کے لیے وہ موقع کی تاک میں ہے۔ مسلم اُمہ کے خلاف اسرائیل کے سرپرست کروسیڈی جارج بش بھی اکثر اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ان حالات کی موجودگی میں پاکستان کے شہری قادیانیوں کا اسرائیلی فوج میں بھرتی ہونا اس پاکستان دشمن ملک کو پاکستان کی سالمیت پر وار کرنے کے مترادف ہے۔ اگر قادیانیوں سے متعلق اس معاملہ میں موجودہ حکومت کا کوئی عمل دخل ہے، جس کی نشاندہی برطانوی اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ سے بھی ہوتی ہے تو ملکی سالمیت کے حوالے سے اس سے زیادہ تشویشناک اور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اس لیے حکومت کو اس رپورٹ کا باریک بینی سے مشاہدہ کر کے قوم کو اپنے مؤقف سے آگاہ کرنا چاہیے۔'' (ادارتی شندرہ روزنامہ ''نوائے وقت'' ۶؍ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

''سرراہے'':

خبر ہے کہ پاکستان کے ۶۰۰ قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہوگئے۔

ایک زمانہ تھا کہ قادیانی پاکستانی فوج میں بھرتی ہونے کو ترجیح دیتے تھے کیونکہ ان کی اپنی مخصوص ترجیحات تھیں۔ یہی تاثر اگر اسرائیلی فوج کی طرف منتقل ہوگیا ہے تو اس پر اچنبھا ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ یہ حیرانی ضرور ہے کہ آج تک کبھی کوئی پاکستانی اقلیت اتنی تعداد میں ظاہر ظہور اسرائیلی فوج میں بھرتی نہیں ہوئی۔ یوں لگتا ہے کہ حقائق کھلنے کی صدیاں آ پہنچی ہیں۔ ہر گروہ، ہر فرد، غرض دنیا کی ہر چیز اپنی اصلیت اپنے ہاتھوں ظاہر کرنے پر آمادہ ہے۔ قادیانی جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، اب قادیانی بھی نہ رہے، اسرائیلی ہوگئے۔ بے چارے علماء دین کب سے چیخ رہے تھے کہ یہ جو گروہِ قادیان سے پاکستان میں دَر آیا تھا، آہستہ آہستہ کسی کی نمائندگی کرتے ہوئے پاکستان کے رگ و پے میں سرایت کر گیا ہے، اس لیے اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے۔ جہاں تک اقلیتوں کے حقوق کا تعلق ہے تو پاکستان کا کونسا شعبہ ہے، جس میں قادیانیوں کو اعلیٰ ترین منصب نہیں دیئے گئے۔ اگر پھر بھی ۶۰۰ قادیانی پاکستان سے اٹھ کر اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو جاتے ہیں تو خود جماعت احمدیہ بتائے کہ ان کو کس کیٹیگری میں رکھا جائے اور اگر حکومت نے جانتے بوجھتے اتنے سارے قادیانیوں کو اسرائیل جانے دیا ہے تو ہم مجبور ہوں گے کہ یہ سگنل بھی امریکہ سے چلا ہوگا اور ہماری تاروں سے ہوتا ہوا ہمارے حکمرانوں تک پہنچا ہوگا اور وہ بے چارے بھی مجبور ہیں، کیا کریں؟ (روزنامہ ''نوائے وقت''، ۷؍ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

قادیانی اور مسلمان کے قتل میں فرق!

پچھلے دنوں میر پور خاص میں دو قادیانی خاندانی جھگڑوں کی بنا پر قتل ہوگئے۔ قتل کسی وجہ سے بھی ہو قابل مذمت

ہے۔ خدا کا فرمان ہے کہ ایک بے گناہ انسان (چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم) کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے۔ چنانچہ مذکورہ دو قادیانیوں کا قتل بھی قابل مذمت ہے اور یہ مذمت کی بھی گئی لیکن امریکی حلقوں نے اس قتل کا الزام حقائق معلوم نہ ہونے یا پھر عادت کی وجہ سے ''اسلامی انتہا پسندوں'' پر لگا دیا۔ کراچی کی ایک جماعت نے بھی یہی کیا۔ حالانکہ یہ خاندانی دشمنی کا شاخسانہ تھا۔

انھیں دنوں ننکانہ صاحب کے نواحی گاؤں چک نمبر ۴، گ۔ ب میں تحریک ختم نبوت کے ایک کارکن کو مقامی قادیانیوں نے سرعام فائرنگ کر کے قتل کر دیا جس پر احتجاج کرتے ہوئے ننکانہ بار نے ہڑتال کی اور ہزاروں شہریوں نے بہت بڑے احتجاجی مظاہرے بھی کیے لیکن ''مذہبی اختلاف'' کے نام پر ہونے والے اس قتل کی مذمت کرنا نہ امریکہ کو یاد رہا نہ کراچی کی اس جماعت کو جس نے میر پور کے واقعے پر مذمتوں کی برسات کر دی تھی۔ حالانکہ مسلمان کی جان بھی اتنی ہی محترم ہے جتنی قادیانی یا کسی اور کی۔

ننکانہ کے ایک وکیل رہنما مہر محمد اسلم ناصر نے ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں اس قتل کی مذمت کا مطالبہ کیا گیا ہے لیکن میں مذمت نہیں کروں گا کیونکہ روشن خیال حضرات مجھے انتہا پسند قرار دے دیں گے۔ البتہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ یہ اپیل کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ سرِ عام قتل کرنے والے نامزد ملزموں کے خلاف کارروائی کے علاوہ اس تھانیدار کے خلاف بھی کارروائی کی جائے جس نے مبینہ طور پر اس قتل کے ملزموں کی مدد کی اور اس کے عوض بھاری رشوت لی۔

(عبداللہ طارق سہیل ''وغیرہ وغیرہ'' روزنامہ ''ایکسپریس'' ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۸ء)

امریکی سنیٹر کی خدا کے خلاف مقدمہ کی درخواست مسترد:

واشنگٹن (اے پی پی) امریکی ریاست نیبراسکا کے جج نے رکن کانگریس کی طرف سے خدا کے خلاف مقدمہ درج کرانے کی درخواست خارج کر دی۔ نیبراسکا کی ڈوگلس کاؤنٹی کی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج مارلن پوک نے مدعی سنیٹر ارنی چیمبرز کی درخواست یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ انھوں نے خدا کا کوئی معقول پتا فراہم نہیں کیا تھا جس کے ذریعے خدا تک رسائی حاصل ہو سکے۔ ارنی چیمبرز نے اپنی درخواست میں لکھا تھا کہ خدا نے ان کو ان کے حلقے کے ووٹروں کو اور پوری دنیا کے انسانوں کو خوفناک قدرتی آفات اور ان سے بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی و مالی نقصان اور تباہی کے ذریعے خوف اور دہشت میں مبتلا کر دیا ہے۔ (روزنامہ ''ایکسپریس'' ملتان، ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۸ء)